Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ۔ منگلوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۶ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۶ر صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۳

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کو اِس طرح یاد کرو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو۔

یہی وہ اصل مقامِ معرفت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۔ (البقرہ ۲۰۱)

ترجمہ:- اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کیا کرو یا (اگر ہو سکے تو اس سے بھی) زیادہ (دلبستگی سے) یاد کرو۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ترمذی)

ترجمہ۔ بہترین (ذکر الٰہی) کلمۂ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" ایک مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں۔ ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آبا سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سِر ہے کہ آباء کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو جب ماں مارتی ہے۔ وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالےٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ اس محبت اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جائے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۶ر جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو آمین

— ربوہ ۱۶ر جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو قریباً تین ہفتہ قبل گرنے سے چوٹیں آئی تھیں جس کی وجہ سے طبیعت مسلسل ناساز چلی آرہی ہے چوٹوں کی وجہ سے جسم میں درد بھی ہوتا ہے۔ اور ہائی بلڈ پریشر بھی رہنے لگا ہے۔ مسلسل ہائی بلڈ پریشر رہنے کی وجہ سے ٹانگوں اور پاؤں میں بہت کمزوری آگئی ہے۔ اگر چلیں پھریں تو لڑکھڑا کر گر جاتی ہیں

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین

موصیان کرام کے لئے ضروری اعلان

ہر موصی کے لئے ہر سال ۳۰ر اپریل کے بعد گزشتہ مالی سال کی اصل آمد سے دفتر کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ دفتر سے اس مقصد کے لئے انہیں فارم اصل آمد بھجوائے جاتے ہیں۔ براہ کرم انہیں پُر کر کے فوراً واپس بھجوا دیا کریں۔ تا ان کا سالانہ حساب تیار کر کے بقایا یا فاضلہ سے انہیں مطلع کیا جا سکے۔

اگر کسی موصی کو دفتر کی طرف سے یہ فارم ڈاک کے ضائع ہونے کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے نہ مل سکے۔ تو وہ سادہ کاغذ پر ہی اپنی گزشتہ سال کی ہر قسم کی اصل آمد کی تفصیل سے دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔

یہ یاد رہے کہ حسب ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ جو موصیان یہ فارم نہیں بھجوائیں گے۔ انہیں بقایا دار قرار دیکر ان کی وصیت کی منسوخی پر غور کرنے کی کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا موصیان کرام اس بارہ میں تعہد سے کام کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری۔ فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

اعلان ملاقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے ہر جمعرات کو ملاقات ہوتی ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے حضور کی مصروفیات کی وجہ سے یہ ملاقات بند رہی۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگلی جمعرات مورخہ ۱۸ جنوری صبح سے انشاء اللہ تعالیٰ حضور سے ہر جمعرات کو ملاقات ہوگی (پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ صفر ۱۳۹۹ھ
۱۶ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کو گمراہ کرنے میں شیطان کا ایک خطرناک حربہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلام میں پورے طور پر داخل ہوں، ایسا نہ ہو کہ وہ شریعت کی بعض باتوں کو تو اختیار کر لیں اور بعض کو اختیار نہ کریں۔ یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ شیطان بعض اوقات مومنوں کو گمراہ کرنے کے لئے انہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ یکدم اسلام سے پھر جائیں بلکہ وہ پہلے انہیں بعض احکام کو اختیار کرنے اور بعض کو ترک کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ سارے احکام پر عمل کرنا بہت مشکل ہے اس لئے اگر تم چند باتوں پر ہی عمل کرو تو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ جو لوگ اس کے بہکاوے میں آ کر صرف چند باتوں پر عمل کرتے ہیں اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے ان سے رو گرداں ہو جاتے ہیں، انہیں شیطان رفتہ رفتہ ان چند باتوں پر بھی عمل پیرا نہیں رہنے دیتا اور اس طرح انہیں بتدریج کھلی کھلی گمراہی کی طرف واپس لوٹا دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝" (البقرہ آیات ۲۰۹، ۲۱۰)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم ایک حصہ پر تو ایمان لے آؤ اور ایک حصہ پر ایمان لانا یا اس پر عمل کرنا ضروری نہ سمجھو۔ جو ایسا کرتا ہے وہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر ایسا کرتا ہے لہٰذا) شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشانات آ چکے ہیں ڈگمگا گئے تو جان لو کہ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔

اس حکم اور اس کی خلاف ورزی کی مضرت کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بنی اسرائیل پر ہونے والے انعاموں اور ان کی نافرمانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝" (البقرہ آیت: ۲۱۲)

ترجمہ: (ذرا) بنی اسرائیل سے پوچھو (تو) کہ ہم نے انہیں کتنے کھلے کھلے نشان دیئے تھے اور جو شخص اللہ کی (کسی) نعمت کو بعد اس کے کہ وہ اسے حاصل ہو جائے (اور وہ اس کی حقیقت کو سمجھ چکا ہو) بدل ڈالے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اس تعلق میں بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس لئے توجہ دلائی۔ کہ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس جرم کے مرتکب ہوئے تھے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض باتوں کو تسلیم کیا اور بعض کو ترک کر کے ان پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد میں انہوں نے ان باتوں کو بھی چھوڑ دیا جنہیں پہلے انہوں نے اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور شرک کے مرتکب ہو کر کھلی کھلی گمراہی میں جا پڑے۔ یہ واقعہ سامری کے بہکانے میں آنے کی وجہ سے رونما ہوا۔ حضرت ہارونؑ کی انہوں نے ایک نہ سنی اور سامری کے بنائے ہوئے سونے کے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آ کر ان پر ناراض ہوئے اور ان سے سخت باز پرس کی اور سامری سے بھی جواب طلبی کی تو اس نے اپنے جس جرم کا اعتراف کیا وہ یہی تھا کہ اس نے شریعت موسوی کو پورے طور پر تسلیم کرنے کی بجائے اس کے ایک حصہ کو قابل عمل قرار دیا اور ایک حصہ کو ترک کر کے انہیں ورغلایا کہ وہ اس پر عمل نہ کریں اور پھر جس حصہ کو قابل عمل قرار دیا تھا اسے بھی متروک قرار دے کر انہیں شرک میں مبتلا کر چھوڑا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے اس اقرار جرم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ۝" (طٰہٰ آیات ۹۶، ۹۷)

ترجمہ:۔ (موسیٰؑ سامری سے مخاطب ہوتے اور) انہوں نے کہا کہ اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی تو نے سونے کا بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اس کی پرستش کیوں کرائی؟) اس نے کہا میں نے وہ کچھ دیکھا جو ان لوگوں نے نہیں دیکھا تھا اور میں نے رسول (یعنی موسیٰؑ) کی باتوں میں سے کچھ اختیار کر لیں (اور کچھ اختیار نہ کیں) پھر (جب موقع آیا تو) میں نے ان (اختیار کی ہوئی باتوں کو) بھی پھینک دیا اور میرے دل نے یہی چیز مجھے اچھی کر کے دکھائی تھی۔

سامری کا یہ جرم جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے اس کے لئے دنیا اور آخرت میں سزا اور عذاب کا موجب بنا۔ اس واقعہ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بیان فرمایا تاکہ مومن سامری کے اس طرز عمل سے سبق حاصل کریں اور قرآن مجید کے بارہ میں ایسا طرز عمل اختیار کر کے مستحق عذاب نہ بنیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۝"
(طٰہٰ آیات ۱۰۰، ۱۰۱)

ترجمہ:۔ اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے لوگوں کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے تجھے اپنے پاس سے ذکر (یعنی قرآن) عطا کیا ہے جو اس سے منہ پھیر لے گا وہ قیامت کے دن ایک بہت بڑا بوجھ اٹھائے گا۔

قرآن سے اعراض یہی ہے کہ اس کے ایک حصہ کو اختیار کیا جائے اور ایک کو ترک کر کے اس پر عمل نہ کیا جائے کیونکہ جس حصہ کو اختیار کیا جائے گا بعد میں شیطان اس پر بھی قائم نہ رہنے دے گا جیسا کہ اس نے سامری کو شریعت موسوی کے اس حصہ پر قائم نہ رہنے دیا جسے اس نے باقی حصوں کو چھوڑ کر اختیار کیا تھا اور اس طرح وہ بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کا موجب بنا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۔ یعنی یہ کہ اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جو پورے طور پر داخل نہ ہو گا بلکہ صرف ایک حصہ کو قبول کر کے باقی حصوں کو چھوڑ دے گا وہ سامری کی طرح اس ایک حصہ پر بھی قائم نہ رہ سکے گا اور نہ صرف یہ کہ خود گمراہ ہو گا بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا موجب ہو گا۔

اس سے ثابت ہے کہ حقیقی مومن وہی ہوتے ہیں جو پورے طور پر اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور پورے طور پر اطاعت کے دائرے میں آ جاتے ہیں اور قرآن مجید کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی نہیں ٹالتے جو قرآن کے صرف ایک حصہ کو مانتے ہیں اور باقی حصوں کو ترک کر دیتے ہیں وہ عنداللہ حقیقی مومن نہیں ہوتے۔ شیطان انہیں ورغلا کر پہلے ان سے بعض حصے ترک کراتا ہے اور بعد میں انہیں اس حصہ پر بھی قائم نہیں رہنے دیتا جسے انہوں نے اختیار کیا ہوتا ہے اور اس طرح وہ انہیں گمراہ کر کے چھوڑتا ہے۔

○

قطعات

(۱)

غمِ ہستی سے فارغ کر گئی ہے — فقیرِ رہ کو تیری آشنائی
جسے نفرت سے دیکھا تھا جہاں نے — اسے تیری محبت راس آئی

(۲)

یہی اک چیز ہے مقصودِ ہستی — یہی اک چیز ہے بینائیٔ جاں
محمدؐ کا جلالِ بادشاہی — سپہرِ زندگی پر درخشاں

(۳)

کتنے پیارے ہیں پیار کے لمحے — دل تجھے ہمکنار پاتا ہے
ربی ربی پکارتا ہوں میں — عبدی عبدی جواب آتا ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیح اور احیاءِ اسلام

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف "تاریخ احمدیت")

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ میں ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو دوسرے اجلاس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مضمون کی اہمیت

برادرانِ اسلام! موضوعِ تقریر ہے "وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام اور احیاءِ اسلام" عہدِ حاضر کا یہ ایک نہایت اہم مضمون ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام انجیل کی رُو سے بھی محض "صبح کا ستارہ" تھے (مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۱۶) جو اپنے بعد مطلوبِ کائنات، مقصودِ کائنات اور مرکزِ کائنات حضرت خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشخبری دینے کے لئے ظاہر ہوئے اور آفتابِ محمدیت کے افقِ بطحا پر طلوع ہونے سے قبل ہی غائب ہو گئے۔ لہٰذا اگر ایک لحظہ کے لئے بھی فرض کر لیا جائے کہ حضرت مسیح ناصریؑ ابھی تک زندہ ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ ہمارے نبی نبیوں کے شہنشاہ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ابھی تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ ظاہر ہے کہ کوئی کلمہ گو بالخصوص ایک احمدی مسلمان اس ناپاک خیال کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ احمدی تو پوری زندگی غیر مسلموں کو مسلمان بناتے اور یہ دعا کرنے کے لئے وقف ہے کہ ؎

اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

پس آج مجھے تاریخی حقائق اور واقعاتی شواہد سے ثابت کرنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی موت اور اسلام کی زندگی دو ازل ہی متوازی صداقتیں ہیں۔ جو سید الکل، افضل الرسل، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے لے کر قیامت تک لازم و ملزوم رہیں گی۔ اس نقطہ نگاہ سے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی بنیاد آج سے تیرہ سو سال قبل مسیحیت کے جعلی اور خود ساختہ عقیدہ حیاتِ مسیح کے خلاف جہاد پر رکھی گئی تھی۔ اسلام کے شاندار ماضی کا راز بھی اسی علمی جہاد پر مخفی تھا۔ اور اس کا روشن مستقبل بھی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔

مجرد خاکی جسم کی پرواز کا قدیم خیال

میرے بزرگو اور بھائیو! یہ خیال کہ کوئی شخص اپنے خاکی جسم کے ساتھ اُڑ کر آسمان پر چلا گیا ایک پرانا خیال ہے۔ جو ایشیا اور یورپ کی اقوام میں ہزاروں برس سے پایا جاتا ہے جیسا کہ ایک امریکی مصنف مسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ ڈوئن (MR. T.W. DOANE) نے اپنی کتاب قصص بائبل (BIBLE MYTHS) میں بھی ثابت کیا ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام پہلے پیغمبر ہیں جنہیں آسمان پر اٹھانے والوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ چنانچہ درِ منثور (للسیوطی) میں ہے کہ

رُفِعَ اِلَی السَّمَآءِ السَّادِسَۃِ فَمَاتَ فِیْھَا۔

(جلد ۴ صـ ۲۷۴)

یعنی حضرت ادریسؑ چھٹے آسمان پر اٹھائے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

اور "البدایہ والنہایہ" لابی الفداء (جلد ۱ صـ ۳۱) میں ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام اس تخت سمیت جس پر آپ کی وفات ہوئی تھی آسمان پر پہنچا دیئے گئے۔

اسی طرح ایلیاہ یعنی حضرت الیاس علیہ السلام کا جسم سمیت آسمان پر جانا سلاطین ۲ باب ۲ آیت ۱۱ میں مندرج ہے اور پھر اترنے کا وعدہ صحیفہ ملاکی باب ۴ آیت ۵ میں بطور پیشگوئی دیا گیا ہے۔ اسرائیلی اس پیشگوئی کے مطابق آسمان کی راہ دیکھ رہے تھے۔ اور نہایت بے قراری سے حضرت الیاسؑ کے اترنے کے منتظر تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یحیٰی علیہ السلام ہی الیاس ہے جن کا آسمان سے آنا مقدر تھا (متی ۱۱/۱۴) نیز اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

لَیْسَ اَحَدٌ صَعِدَ
اِلَی السَّمَآءِ اِلَّا الَّذِیْ
نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ ابْنُ
الْاِنْسَانِ الَّذِیْ ھُوَ
فِی السَّمَآءِ (یوحنا ۳/۱۳)

آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اس کے جو آسمان سے اترا۔ یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے

اس عبارت میں ابن آدم سے مراد خود مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود ہے۔ جو آپ اس وقت بھی جبکہ آپ زمین پر تھے۔ اپنے تئیں آسمان پر قرار دیتے تھے۔ اور آسمان پر چڑھنے اور اترنے سے مراد آپ کی یہ تھی کہ جب تک کوئی انسان روحانیت کے اعتبار سے آسمانی نہ ہو وہ آسمان کی باتیں یعنی روحانی امور کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔

حضرت مسیح ناصریؑ کا فیصلہ اور یہود و نصاریٰ

یہودی علماء نے خدا کے برگزیدہ مسیح کا یہ فیصلہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی ظاہر پرستی کے باعث آپ کو کافر و ملحد کہہ کر آپ کے قتل کے منصوبے باندھنے لگے۔ مگر اس سے بھی المناک حادثہ یہ رونما ہوا۔ کہ اس آسمانی فیصلہ کی دھجیاں خود مسیح کے پرستاروں نے اڑا دیں انہوں نے حضرت ابن مریم کو خدا قرار دے دیا۔ آپ کی طرف خدائی صفات منسوب کر دیں اور اپنے زعم میں انہیں سچ مچ آسمان پر چڑھا دیا۔ اور یہ عقیدہ تراشا کہ آپ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اور آخری دور بھی انہیں کا ہوگا۔ یہ عقیدہ بگڑی ہوئی عیسائیت کا مستقل حصہ بن گیا جس کی توثیق بعد میں نیسیا (NICAEA) کی مشہور چرچ کونسل نے کر دی (انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ کریڈ CREED جلد ۶ صـ ۷۱۹)

ایلن منزیز (ALLAN MENZIES) اور ولیم ایڈی (WILLIAM EDIE) جیسے مغربی مفکرین ان جدید خیالات کا موجد پولوس کو بتلاتے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اختراع غیر یہود لوگوں کو عیسائیت کا شکار کرنے کے لئے نہایت ہی موزوں ہتھیار تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۹ صـ ۶۸۲)

فرقہ باسلیدیہ کا دلچسپ نظریہ

دوسری صدی مسیحی میں اسکندریہ کے ایک نئے عیسائی فرقہ باسلیدیہ (BASILIDES) نے جو حضرت مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا اور دنیا کا نجات دہندہ تسلیم کرتا تھا۔ یہ دلچسپ نظریہ پیش کیا کہ یسوع مسیح نے واقعہ صلیب کے وقت اپنی شکل ایک دوسرے شخص (شمعون کرینی) کو دے دی اور خود اس کی صورت اختیار کر لی اس طرح شمعون کو یسوع مسیح کی بجائے تختہ دار پر لٹکا دیا گیا اور مسیح یہ نظارہ دیکھنے کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس (جلد ۲ صـ ۴۲۸) میں لکھا ہے:

"He appeard in human form and taught, but at the crucifixion changed form with Simon of Cyrene so that the latter was crucified in the form of Jesus, while Christ himself stood by and mocked at his enamies in the form of Simon for, since he was incorporeal, He was essentially invisible, and so he returned to the father" (Page 428 Basilides - Basilidians - system of Doctrine: Encyclopaedia of Religion and Ethics, Vol II Edited by James Hastings M.A.D.D.)

ترجمہ: یسوع انسانی شکل میں ظاہر ہوا اور تعلیم دیتا رہا۔ مگر واقعہ صلیب کے دوران اس نے اپنی شکل شمعون قرینی کو دے دی۔ اور یوں شمعون یسوع کی بجائے مصلوب ہوا۔ اور مسیح شمعون کی شکل میں اپنے دشمنوں کا مذاق اڑاتا رہا۔ چونکہ مسیح غیر مرئی جسم کا مالک تھا۔ اس لئے وہ نظروں سے اوجھل رہا اور اس طرح وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ گیا۔

فرقہ باسلیدیہ کا یہ عقیدہ قطعی طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناقابلِ تسلیم ہے۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ شمعون قرینی واقعہ صلیب کے بعد زندہ رہا اور عیسائیوں میں شامل رہا۔

شرک کا خوفناک سیلاب

حضرت ادریسؑ، حضرت ہارونؑ اور حضرت الیاس علیہم السلام کے رفع الی السماء کے قدیم نظریات تو تاریخ کے اوراق کی زینت بن کر رہ گئے۔ مگر نظریۂ حیاتِ مسیحؑ کی بنیادی اینٹ چونکہ حضرت مسیحؑ کی مافوق البشر خدائی صفات پر رکھی گئی تھی۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں شرک کا خوفناک سیلاب اُمڈ آیا۔ جس نے ظہور اسلام سے قبل شمالی یورپ سے لے کر وسطی افریقہ تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حتی کہ جزیرہ عرب میں بھی عیسائیت کے وسیع اثرات پھیل گئے۔ "اسد الغابہ" میں ہے۔

اِنَّ الْعَرَبَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ
کَانَ کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ قَدْ
تَنَصَّرَ۔

(جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

یعنی قبل از اسلام بہت سے عرب قبائل نصرانی ہو چکے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ افضل الرسل، سید الکل، حضرت خاتم الانبیاءؐ امام الاصفیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم توحید خالص کی جو حسین تعلیم لے کر آئے اس کا سب سے منظم تصادم عیسائیت سے ہی ہوا۔ کیونکہ عیسائی خیالات اسلامی تعلیم کی مکمل نفی کرتے تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشاق نے (جن سے میری مراد اکابر صحابہؓ اور تابعین ہیں) مسیحیت کے ایک ایک نظریاتی قلعہ کو پاش پاش نہیں کر دیا۔ وہ چین سے نہیں بیٹھے۔

آخری زمانے سے متعلق ایک قرآنی پیشگوئی

خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں بھی عیسائیت کا فتنہ عقیدہ حیاتِ مسیحؑ کی آڑ میں ایک بار پھر زور پکڑ جائے گا جو اسلام کے لئے سخت مضر ہوگا۔ اور امتِ مسلمہ کو بے روح، بے جان اور مُردہ کر دے گا اس لئے اس نے اپنی آخری کتاب میں یہ پیشگوئی فرمائی۔

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ
مِنْہُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ
وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا ۝

(سورہ مریم ۹۱)

فرمایا وہ نازک وقت آنے والا ہے کہ قریب ہے کہ تثلیث کے عقیدہ کے وقت آسمان پھٹ جائیں۔ اور زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ گر جائیں۔ یعنی قریب ہے کہ وہ راستباز جو اخلاص کی وجہ سے آسمانی کہلاتے ہیں۔ گمراہ ہو جائیں۔ زمینی آدمی بگڑ جائیں۔ اور وہ ثابت قدم لوگ جو مضبوط پہاڑوں کے مشابہ ہیں گر جائیں۔

وفاتِ مسیحؑ کا ثبوت
تین زاویہ ہائے نگاہ سے

قرآن مجید کا یہ بھی زندہ معجزہ ہے۔ کہ اس نے سب سے بڑھ کر جس نبی کی وفات پر زور دیا ہے۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی ہیں۔ اور اس پر مختلف پہلوؤں سے اس لئے اس طرح تکرار اور شدت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے کہ انسانی عقل ورطۂ حیرت میں گم ہو جاتی ہے۔ مسیح ناصریؑ کی شخصیت کو دنیا میں تین حیثیتوں سے تسلیم کیا جاتا ہے۔

(۱) انسانوں میں سے ایک انسان
(۲) رسولوں میں سے ایک رسول
(۳) مصنوعی خداؤں میں سے ایک خدا۔

قرآن مجید نے ہر حیثیت سے ان کی وفات کا اعلان عام فرمایا۔

ایک انسان کی حیثیت سے حضرت مسیحؑ کی وفات کا ذکر درج ذیل آیت میں ملتا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
قَبْلِکَ الْخُلْدَ ط اَفَائِنْ
مِّتَّ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝

(الانبیاء ۳۵)

یعنی ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو غیر طبعی عمر نہیں بخشی کہ اگر تُو مر جائے تو وہ غیر معمولی لمبی عمر تک زندہ رہیں گے۔

خُلُود کے مفہوم میں حضرت امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) کی مشہور لغت "مفردات القرآن" کے مطابق یہ بات داخل ہے کہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے۔

پھر فرمایا۔

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ
بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط

(النساء آیت ۷۹)

یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی۔ خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت علامہ راغب اصفہانی رحمہ نے "بُرُوْج" کے معنی ستاروں کے بھی کئے ہیں (مفردات القرآن) پس حضرت مسیح ناصری خواہ چاند اور دوسرے ستاروں اور سیاروں میں بھی چلے جاتے پھر بھی وہ موت سے نہیں بچ سکتے تھے

ایک رسول کی حیثیت سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن عظیم نے کس پُر شوکت انداز میں کیا ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ

(آل عمران آیت ۱۴۵)

یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو گئے ہیں۔

عیسائی دنیا سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدائی کا درجہ دیتی تھی۔ اللہ جل شانہ عزّ اسمہ نے اس حیثیت سے سے بھی آپ کی وفات پر مہر تصدیق ثبت کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ
شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝
اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ
وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ
یُبْعَثُوْنَ ۝ (سورۃ النحل
آیت ۲۱-۲۲)

اور اللہ کے سوا جن (معبودانِ باطلہ) کو وہ پکارتے ہیں وہ کچھ (بھی) پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ آپ پیدا شدہ ہیں۔ مر چکے ہیں زندہ بھی تو نہیں اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

حضرت مسیحؑ کا نام لے کر وفات کا اعلان

کتاب اللہ نے حضرت مسیح ناصریؑ کا نام لے کر بھی آپ کی وفات کا صریح الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ فرماتا ہے کہ قیامت کو خدا تعالیٰ عیسےٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا تُو نے اپنی قوم کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو تو وہ جواب دیں گے۔

وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا
مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ ج فَلَمَّا
تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ
الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ (المائدہ آیت ۱۱۸)

یعنی جب تک میں اپنی قوم میں تھا۔ میں ان کو یہی تعلیم دیتا رہا کہ خدا ایک ہی ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ پھر جب تُو نے مجھے وفات دی تو بعد اس کے مجھے ان کے عقائد کا کچھ علم نہیں۔

اس آیت میں **تَوَفّٰی** کا لفظ حضرت مسیح ابن مریمؑ کے بیان کی کلید ہے۔ جس کے معنے ہمارے آقا و مولےٰ پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) نے اپنی زبان مبارک سے وفات ہی کے کئے ہیں۔ چنانچہ بخاری کتاب التفسیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۷ میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی قیامت کے دن وہی کہوں گا۔ جو مسیح ابن مریمؑ نے کہا ہے یعنی

وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا
مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا
تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ
الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ

یعنی میں جب تک ان میں تھا ان پر گواہ تھا پھر جب تو نے مجھے **وفات** دے دی تو اس وقت تو ہی ان کا نگہبان، نگران اور محافظ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تفسیر سے بالکل واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ عیسائیوں میں شرک پھیل جانے سے قبل یقینی طور پر وفات پا چکے تھے۔ قرآن مجید کی ایک علمی کرامت یہ ہے کہ اس نے ایک طرف حضرت مسیحؑ کے لئے رَفْعٌ اِلَی السَّمَآءِ کی بجائے رَفْعٌ اِلَی اللّٰہِ کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اور آپ کی نسبت کہیں بھی "جسم عنصری" اور "زندہ" اور "آسمانی" کے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ دوسری طرف کلام اللہ نے یہ موقف پیش کیا ہے کہ کوئی "بشر" اور "رسول" محض اپنے خاکی جسم سمیت اڑ کر آسمان تک جا ہی نہیں سکتا چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تو ہمیں آسمان پر چڑھ کر دکھا تب ہم ایمان لائیں گے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ
کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹۴)

یا رسول اللہ تو کہہ دے کہ میرا خدا اس سے پاک تر ہے کہ اس دار الابتلاء میں کھلے کھلے نشان دکھلا دے۔ اور میں محض بشر رسول ہوں۔ اور بشر رسول پرواز کر کے آسمانوں پر نہیں جایا کرتے نہ جا سکتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان کی حفاظت

مکرم مولوی نثار احمد خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ میانوالی

زبان اگرچہ انسانی اعضاء میں سے ایک چھوٹا سا عضو ہے۔ مگر انسانی زندگی پر اس کا بہت نمایاں اثر ہے۔ اگر اس سے خدا تعالیٰ کی حمد اور اسی کے دین کی تبلیغ ہو سکتی ہے تو بعض اوقات کسی کی ہجو کرکے اور کسی کو گالی دے کر انسانی اخلاق میں کمزوری اور گراوٹ بھی پیدا ہو سکتی ہے

پھر زبان بعض اوقات دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا کے ان کی زندگی خوشگوار بنا دیتی ہے تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمولی سی غیبت چغلی یا جھوٹ سے کسی خاندان کو تباہی و بربادی کے کنارے پر لا کھڑا کرتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں ہمیں بہت سی ہدایات دی ہیں۔ اگر ہم ان پر عمل کرنے لگ جائیں تو نہ صرف انسانی معاشرے کا ڈھانچہ بدل سکتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے بھی ہم مستحق ہو سکتے ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ"

اے انسان! تجھے وہ بات نہیں کہنی چاہیئے جس کا تجھے علم نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کو جاہلانہ گفتگو سے اعراض کرنا چاہیئے کیونکہ ایک دوسری جگہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

"مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ"

(سورۃ ق: ۱۹)

انسان کوئی بات نہیں کرتا یا کرے گا مگر اس کے پاس کوئی نگران یا محافظ ہوتا ہے۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے۔ سچی اور صحیح بات کرنی چاہیئے۔ جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کسی کے دل کو دکھانے یا ایذا پہنچانے والی بات نہیں کرنی چاہیئے ناپسندیدہ اور بری باتوں سے بچنا چاہیئے اور نیک باتوں کی تلقین کرنی چاہیئے کیونکہ انسان اگر اچھی باتیں کرے گا تو اس کے محافظ ثواب لکھ لیں گے لیکن اگر بری باتیں کرے گا تو نامۂ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا۔

اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ احادیث میں وارد ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ:

"ما النجاۃ؟"

نجات کیسے حاصل ہوگی؟

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

"امسک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک"

(ترمذی ابواب الزہد باب حفظ اللسان)

اپنی زبان پر قابو رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگ لو۔

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ انسان گونگا بن جائے بلکہ اسے اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جو مرضی منہ میں آئے بکتا پھرے کیونکہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو جنت کا بھی مستحق بنا سکتی ہے اور جہنم کا بھی جیسا کہ ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالاً یرفع اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالاً یہوی بہا فی جہنم"

(بخاری کتاب الاستئذان باب حفظ اللسان)

کہ انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بے انتہا بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔

غرض یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ جنت اور جہنم کا موجب انسان کی زبان ہے جس سے بعض اوقات غیبت ہو جاتی ہے یا چغلخوری یا بعض اوقات تہمت یا الزام اس سے لگا دیا جاتا ہے یا پھر کوئی اور ناپسندیدہ فعل ظہور میں آ جاتا ہے

اگر انسان زبان کی حفاظت کرے تو ان سب برائیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور دنیا میں ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ گفتار اور کردار میں اگر ترشروئی اور غصہ ہو تو سب لوگ نفرت کرتے ہیں لیکن اگر نرمی اور پیار ہو تو سب تعریف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ دینا تو آسان ہے کیونکہ بولنے پر کون سا مال خرچ ہوتا ہے لیکن اگر اس کا انجام معلوم ہو تو پھر انسان ایسے الفاظ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"اگر انسان کسی دوسرے کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو کفر کا فتویٰ اسی پر لوٹ آتا ہے"

اس لئے انسان کو زبان کی حفاظت کرنی چاہیئے جلدی اور غصہ میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ دینا چاہیئے جس کے نتیجہ میں بعد میں پشیمانی اور ندامت اٹھانا پڑے یا دوسرے بھائی کو تکلیف پہنچے۔

مذہب صرف نماز اور روزے کا نام نہیں بلکہ اس سے غرض بہتر اور صحیح انسان بنانا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو قومیں اسی طرح بنتی ہیں کہ وہ نیک باتیں سن کر دوسروں تک پہنچاتی ہیں۔ پھر وہ لوگ اور لوگوں تک ان باتوں کو پہنچاتے ہیں یہاں تک کہ وہ باتیں ہر شخص کے کان تک پہنچ جاتی ہیں۔ ہر شخص کے دل میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔"

(الفضل ۸ مئی ۱۹۲۲ء)

آخر میں اس زمانے کے مامور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ایک اقتباس درج کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔ (یہ بھی دراصل قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ ہے)

"لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہو وہی اچھے ہوں بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ہو سکتا ہے جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہو وہی اچھی ہوں۔ اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو۔ نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہ ہو۔ یاد رکھو ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا کان۔ آنکھ۔ دل سے پوچھا جائے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

درخواست دعا

خاکسار کا نواسہ عمران حفیظ پسر چوہدری حفیظ احمد عرصہ ایک ہفتہ سے بوجہ خسرہ بیمار ہے۔

نیز خاکسار دوران سر کی تکلیف کی وجہ سے مسجد کے صحن میں وضو والی جگہ پر گر گیا۔ جس کی وجہ سے پاؤں کا ٹخنہ اور بائیں پاؤں کے گھٹنے پر سخت چوٹ آئی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہم دونوں کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(غلام محمد حق۔ معلم وقف جدید
چک ۱۶۲ مراد ضلع بہاولنگر)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(۲)

چوتھا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر سوا دو بجے چوتھے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ پھر دو نظمیں پڑھی گئیں۔ بعد ازاں ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے)۔ ۴ بجکر ۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد چوتھے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ——— ۲۸ دسمبر

پانچواں اجلاس

کارروائی کا آغاز ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ ملیحہ ثمین صاحبہ لاہور نے کی۔ نظم محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ نے پڑھی۔ بعد ازاں ساڑھے نو بجے محترمہ امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ نے "الخیر کلہ" فی القرآن کے موضوع پر تقریر کی۔

سب سے پہلے آپ نے اس احسانِ عظیم کا ذکر کیا کہ خدا نے نسلِ انسانی کی ہدایت کے لئے کامل نظام جاری فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلمت و تاریکی کے دور میں سراجِ منیر بنا کر بھیجا اور آپ نے شریعتِ غرّا کی برکت سے ظلمت کدوں کو منور کیا۔

قرآن کریم اپنی ہمہ گیر تاثیرات و برکات کے اعتبار سے دیگر کتب سماویہ میں امتیازی مقام رکھتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کے سراسر خیر و برکت اور بھلائی ہونے کے متعلق دلائل و شواہد بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کتاب شریعت ہونے کے لحاظ سے ہر وصف سے متصف ہے۔ قرآن کریم اپنی جامعیت کے اعتبار سے درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہے اور ایک مکمل ضابطۂ حیات، مجموعۂ اخلاق، منبعِ ہدایت اور انسانیت کی معراج ہے۔

یہ کتاب عظیم اس مقصد کو بطریق احسن پورا کرتی ہے جس کی خاطر انسان کو اس کائنات میں شرفِ ظہور بخشا گیا ہے۔ یہ خدا شناسی کے سب طریقوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس کی نفع رسانی کا دائرہ اس کائنات کی ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

قرآن کریم مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے وزنی دلائل مہیا کرتا ہے اور اپنے اندر وہ روحانی تاثیرات رکھتا ہے جو انسانی زندگی کی کایا پلٹ کر اسے خدائی نور سے منور کر دیتی ہیں۔

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ حقیقت خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ دنیا کی ہر خیر و برکت اور بھلائی صرف قرآن سے وابستہ ہے۔

اس کے بعد لجنہ امریکہ کی نمائندہ نے خطاب کیا۔ بعد ازاں ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر تقریر شروع کی۔

آپ نے تمام ادیان میں عورت کے بارہ میں تصور بیان کیا نیز عرب میں عورت کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام ہی ایک کامل مذہب ہے جس نے عورت کو حقیقی معنوں میں آزاد کیا مگر یہ آزادی بے راہروی کی آزادی نہیں، یا پردے سے آزادی نہیں بلکہ کامل ایمان اور کامل اطاعت اور دین پر چلنے کی کامل آزادی ہے۔

آجکل مسلمان عورت کے لئے ایک اہم اور نازک مسئلہ پردہ ہے بعض لوگ اس کے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہیں جو یقیناً خلافِ اسلام ہیں۔ آپ نے بے پردگی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انیسویں صدی میں جب مغربی قوموں کی ملک گیری کا سیلاب اسلامی ممالک پر اُمڈ آیا تو مغربی معاشرت، لباس، بول چال تک کی نقل کی گئی۔ اسلامی شریعت قرآن و حدیث کے بیانات پر اعتراض ہونے شروع ہوئے اور اس کے ساتھ ہی پردہ پر بحثیں شروع ہوئیں۔

آپ نے بتایا کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور اسلامی پردہ ایک فطرتی حکم ہے۔ عورت فطرتی [illegible] کی پابندیوں میں رہ کر بھی قومی زندگی کی تعمیر و ترقی میں مردوں کا ہاتھ بٹا سکتی ہے۔

آج اسلام دلائل سے عیسائیت پر غالب آ چکا ہے لیکن عیسائیت نے تمدن کے ذریعہ اس پر ایک بھرپور حملہ کیا ہے اور یورپ کی تقلید میں لوگ اندھے ہو رہے ہیں۔ اس تمدن سے نکلنا اور نکالنا مسلمان عورت کا کام ہے، اگر آج عورت عزم کرکے اپنے آپ کو مغربی تہذیب سے محفوظ رکھے گی تو وہ قرونِ اولیٰ کی صحابیات کی یاد تازہ کر دے گی۔

پھر آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں پردہ کی اہمیت بیان فرمائی اور سورۂ نور کی آیتِ حجاب کی تلاوت کرکے صحیح اسلامی پردہ کا طریق ذہن نشین کرایا اور کہا کہ طرح طرح کے بہانے بنا کر اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ آیتِ حجاب کے معنی بدل کر ثابت کیا جائے کہ چہرہ پردہ میں شامل نہیں۔ آپ نے واقعۂ اِفک کا حوالہ دیکر ثابت کیا کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔

آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں بے پردگی سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر نمائندہ انڈونیشیا محترمہ خدیجہ صاحبہ، نمائندہ سویڈن محترمہ بشریٰ صاحبہ اور نمائندہ انگلستان محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے خطاب کیا۔

ساڑھے دس بجے جلسہ کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی جس میں محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ گیارہ بجے انگلستان کے نمائندہ اور نمائندہ گیمبیا کے تاثرات مردانہ جلسہ گاہ سے سُنے گئے۔ ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی "فضائل قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔

۱۲ بجے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے نعت پڑھ کر سُنائی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

چھٹا اجلاس

چھٹے اجلاس کی کارروائی بعد نماز ظہر و عصر ۲ بجکر سات منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا گیا۔ ۲ بجکر ۳۵ منٹ پر دوسری نظم پڑھی گئی۔ ۲ بجکر ۴۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب شروع ہوا (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے) ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اس طرح جلسہ سالانہ خواتین اپنی تمام برکتوں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

(ثریا خانم۔ رپورٹر)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

فہرست چندہ برائے علاج نادار مریضانِ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(بقیہ صفحہ)

۱۷۲۔	میاں محمد شریف صاحب	نیلہ گنبد لاہور	۱۰۔۰۰
۱۷۳۔	شیخ مبارک محمود صاحب	" "	۱۰۔۰۰
۱۷۴۔	شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ "	۲۰۔۰۰
۱۷۵۔	محمد افضل چیمہ صاحب	مزنگ "	۲۰۔۰۰
۱۷۶۔	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کرتو		۱۱۔۰۰
۱۷۷۔	فضل حق صاحب	واہ کینٹ	۱۰۔۰۰

دعائے نعم البدل

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۴ جنوری ۱۹۷۹ء کو لڑکا عطا فرمایا تھا لیکن اسی وقت وہ مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(عبدالرحیم مدرس سیکرٹری مال و قائد خدام الاحمدیہ محمود آباد ڈیرہ غازیخان)

فہرست چندہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

۷۷- چوہدری داؤد احمد صاحب مینیجر بنک گوجرانوالہ	۵۰۰—۰۰
۷۸- صدر محلہ دارالیمن ربوہ	۱۹—۰۰
۷۹- عبدالغنی صاحب خادم ظفر آباد لابلینی	۸۰—۰۰
۸۰- عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ظہور احمد صاحب اسلام آباد	۱۰—۰۰
۸۱- سعیدہ افضل صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰—۰۰
۸۲- شریف بیگم صاحبہ بذریعہ دفتر لجنہ مرکزیہ "	۱۲—۰۰
۸۳- شیخ بشیر احمد صاحب کوٹ مومن	۱۰—۰۰
۸۴- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
۸۵- مرزا محمد عثمان صاحب	۴۰—۰۰
۸۶- ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب گوجر خان	۱۰۰—۰۰
۸۷- " عبدالرحیم صاحب "	۱۰—۰۰
۸۸- فریحہ دختر قمرالزمان صاحب "	۱۰—۰۰
۸۹- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد	۱۵۰—۰۰
۹۰- چوہدری منور احمد صاحب ولد قمر حیات صاحب رائے پور سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۹۱- فقیر محمد صاحب گلگت	۲۰—۰۰
۹۲- بیگم عبداللہ جان مرزا صاحب ایبٹ آباد	۲۰۰—۰۰
۹۳- غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹۹ شمالی	۴۰—۰۰
۹۴- سیکرٹری مال صاحب منگلا ڈیم کالونی	۱۷—۰۰
۹۵- رانا محمد شریف خان صاحب اسکندر آباد	۱۰—۰۰
۹۶- سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں شریف احمد صاحب حال لندن	۱۲۵—۰۰
۹۷- چوہدری بشیر احمد صاحب گوٹھ احمد پور	۲۰—۰۰
۹۸- مرزا غلام رسول صاحب منڈی بہاؤالدین	۴۵—۰۰
۹۹- چوہدری رشید احمد خان صاحب ملتان چھاؤنی	۱۰—۰۰
۱۰۰- فہمیدہ اکرام صاحبہ "	۱۰—۰۰
۱۰۱- صوبیدار صفدر وحید صاحب "	۱۰—۰۰
۱۰۲- سید یوسف حسن شاہ صاحب "	۱۵—۰۰
۱۰۳- عبداللطیف صاحب "	۱۰—۰۰
۱۰۴- ڈاکٹر ارشد محمود صاحب "	۲۰—۰۰
۱۰۵- منور احمد صاحب نیشنل آٹو نواب شاہ	۵۰—۰۰
۱۰۶- قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی	۱۰—۰۰
۱۰۷- مرزا افتخار احمد صاحب کوئٹہ	۱۵—۰۰
۱۰۸- عبدالماجد ابن عبدالسلام صاحب "	۱۰—۰۰
۱۰۹- لجنہ اماء اللہ "	۱۲—۰۰
۱۱۰- سردار بی بی صاحبہ کنگ جنن گجرات	۱۰—۰۰
۱۱۱- سیکرٹری مال صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰—۰۰
۱۱۲- محمد اسمٰعیل صاحب دارالیمن ربوہ	۱۰—۰۰
۱۱۳- امۃ الرشید شائستہ صاحبہ کراچی	۶۵—۰۰
۱۱۴- شیخ انوار رسول صاحب "	۱۴—۰۰
۱۱۵- بدرالنساء خانم صاحبہ "	۱۱—۰۰
۱۱۶- ملک مبارک احمد صاحب "	۱۰—۰۰
۱۱۷- مبارک احمد صاحب ہاشمی "	۱۰۰—۰۰
۱۱۸- انور حمید صاحب "	۲۰—۰۰
۱۱۹- ملک خداداد خان صاحب "	۳۰—۰۰
۱۲۰- منیر احمد خان صاحب "	۱۲—۰۰
۱۲۱- مریم موسیٰ رخسانہ صاحبہ "	۱۰—۰۰
۱۲۲- امۃ الباری صاحبہ محمد نعیم صاحب کراچی	۵۰—۰۰
۱۲۳- نواب بیگم شفیع صاحبہ "	۲۱—۰۰
۱۲۴- زکیہ خاتون صاحبہ "	۱۴—۰۰
۱۲۵- شیخ مبارک احمد صاحب "	۲۳—۰۰
۱۲۶- ملک جمیل احمد صاحب مع اہل و عیال "	۱۰۰—۰۰
۱۲۷- فاروق احمد صاحب "	۴۰—۰۰
۱۲۸- خورشید احمد زکی صاحب "	۱۰—۰۰
۱۲۹- ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب "	۲۰—۰۰
۱۳۰- ڈاکٹر احسان الحق صاحب "	۲۵—۰۰
۱۳۱- سیٹھ منیر احمد صاحب "	۲۵—۰۰
۱۳۲- کیپٹن مرزا حمید مرحوم صاحب "	۱۰—۰۰
۱۳۳- مسز سلیم صاحبہ "	۲۰—۰۰
۱۳۴- نعیم احمد وسیم صاحب "	۱۰—۰۰
۱۳۵- عبدالعزیز صاحب راولپنڈی	۵۰—۰۰
۱۳۶- ڈاکٹر غیور احمد صاحب مظفر گڑھ	۳۰—۰۰
۱۳۷- ملک سلطان رشید صاحب کوٹ فتح خان	۱۰—۰۰
۱۳۸- خورشید احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر	۳۰—۰۰
۱۳۹- عماد الدین صاحب آف کینیڈا بذریعہ ملک برکت علی صاحب حافظ آباد	۱۰۰—۰۰
۱۴۰- رانا عبدالحمید خان صاحب ٹیکسلا	۱۰—۰۰
۱۴۱- آنسہ فردوس صاحبہ بنت راجہ بشیر الدین صاحب مڈھ رانجھا	۲۰—۰۰
۱۴۲- ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب بذریعہ مرزا مبارک احمد صاحب نوشہرہ کینٹ	۱۰۰۰—۰۰
۱۴۳- ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی	۵۰—۰۰
۱۴۴- فوزیہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰—۰۰
۱۴۵- نجمہ بشیر صاحبہ بنت شیخ بشیر احمد صاحب سول لائن لاہور	۵۰—۰۰
۱۴۶- ملک عبدالحی خان صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۴۷- اسامہ حی خان صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۴۸- بیگم صاحبہ چوہدری عبداللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰—۰۰
۱۴۹- بیگم نعیم احمد صاحب بذریعہ چوہدری اعجاز احمد صاحب "	۵۰—۰۰
۱۵۰- سید نسیم حسین شاہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰—۰۰
۱۵۱- مسز " " " "	۶۰—۰۰
۱۵۲- رخشندہ سعید صاحبہ " "	۵۰—۰۰
۱۵۳- ملک رفیق احمد صاحب " "	۵۰—۰۰
۱۵۴- لطف الرحمٰن صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۵۵- شیخ فضل احمد صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۵۶- لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۴۰—۴۶
۱۵۷- چوہدری نصیر احمد صاحب راجگڑھ "	۳۰—۰۰
۱۵۸- شیخ رفیق احمد صاحب دارالذکر "	۵۰—۰۰
۱۵۹- رانا عبدالرؤف صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۶۰- نمود سحر صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۶۱- شفیق احمد صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۶۲- والد صاحب مرحوم عبدالمالک صاحب محمد نگر "	۱۰—۰۰
۱۶۳- ملک عبدالرب صاحب سول لائن "	۱۰—۰۰
۱۶۴- مجیب الرحمٰن صاحب " "	۲۰—۰۰
۱۶۵- جاوید کوثر صاحب " "	۱۰—۰۰
۱۶۶- امۃ الباری صاحبہ لاہور چھاؤنی	۱۰—۰۰
۱۶۷- اخوند فیاض احمد صاحب	۱۰—۰۰
۱۶۸- امۃ المجید صاحبہ گلبرگ از طرف خان نثار اللہ خان صاحب مرحوم اسلامیہ پارک لاہور	۲۵۰—۰۰
۱۶۹- خان ظفر محمود خان صاحب " " " " "	۲۵۰—۰۰
۱۷۰- ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ لاہور	۲۰—۰۰
۱۷۱- شیخ نعیم احمد صاحب سلطانپورہ "	۳۵—۰۰

(باقی صفحہ ۶ پر)

ضروری اعلان برائے موصیانِ کرام

موصیان کرام جو اپنی جائیداد کی تشخیص کروا کے بذریعہ اقساط ادائیگی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے حسبِ قواعد ضروری ہے کہ بعد میں اگر کوئی نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کی بھی دفتر کو اطلاع دیں اور اس جائیداد کا بھی تشخیص کروا کے حصہ وصیت ادا کریں۔

اگر کوئی موصی اپنے مکان میں کوئی اضافہ کریں تو ان کا بھی فرض ہے کہ وہ دفتر کو اطلاع دیں ورنہ بعد میں یہ امر کسی الجھن کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر یہ اضافہ موصی کے کسی بیٹے یا رشتہ دار کے روپیہ سے ہوا ہو تو ایسی صورتوں میں تمام کوائف کے ساتھ دفتر کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ وگرنہ بعد میں کوئی الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔

ویسے حسب قواعد وصیت ہر پانچ سال کے بعد موصیان کرام کے لئے ضروری ہے کہ اپنی جائیدادوں کی کمی وبیشی کی دفتر کو اطلاع دیں اور تمام موصیان کرام کی یہ شان ہے کہ وہ نظام جماعت کے تمام احکام و قواعد کی پوری پوری پابندی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہم سب کا نیک انجام کرے۔ آمین

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

وقفِ عارضی میں شمولیت کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے۔ انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلد سے جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت	۱۵/-
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	"	۱۵/-
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	"	۴/-
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	"	۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیور ہومیو ڈیلیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ۔ فون ۲۰۶

خالص مٹھائی

اور

عمدہ چائے کے لئے

نذیر سویٹ ہاؤس

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۲۵۴

از سررشتہ بلدیہ چنیوٹ

ٹنڈر نوٹس

بنام ٹھیکیداران تعمیرات بلدیہ چنیوٹ

بلدیہ کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں کی فیس جمع کرائی ہوئی ہو۔ سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر مورخہ ۲۷ جنوری ۷۹ء بوقت ۱۱ بجے دن درکار ہیں۔ لہٰذا خواہشمند ٹھیکیدار وقت مقررہ پر پہنچ کر ٹنڈر دے سکتے ہیں:۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ	زر بیعانہ	دو ماہ
۱	تعمیر نالیاں و سولنگ از مکان نذر محمد تا خدا بخش گلی دروازہ گڈھی	۲۸۰۰/-	۵۶/-	مطابق ورک آرڈر
۲	دوبارہ سولنگ و دوبارہ تعمیر نالیاں گلی بالمقابل فائر بریگیڈ تا ڈاکٹر قادر دین	۲۰۰۰۰/-	۴۰۰/-	"
۳	دوبارہ تعمیر نالیاں از مکان یارو تا گندہ نالہ ریلوے روڈ	۹۴۰۰/-	۱۸۸/-	"
۴	دوبارہ تعمیر سولنگ از خان میڈیکل سٹور تا چوک اصلاح ہائی سکول	۸۲۰۰/-	۱۶۴/-	"
۵	دوبارہ تعمیر سولنگ از مکان حاجی اللہ بخش تا بیٹھک میاں ناظم بوکا ماشکیاں	۴۶۰۰/-	۹۲/-	"
۶	تعمیر سولنگ از مکان عنایت علی تا احمد علی رصادق تا گلزار محلہ عثمان آباد	۶۸۰۰/-	۱۳۶/-	"
۷	اونچی کرنے گلی بالمقابل لائبریری از مکان محمد حسین تا مکان احمد محلہ گڑھا	۵۵۰۰/-	۱۱۰/-	"
۸	تعمیر سولنگ از مین گیٹ تا مکان تھا منڈی شیخاں	۱۶۸۰۰/-	۳۳۶/-	"
۹	دوبارہ تعمیر سولنگ از مکان رحم دین تا بابا ٹلاں والا محلہ پلاد الا	۸۲۰۰/-	۱۶۴/-	"
۱۰	اونچی کرنے گلی و تعمیر پلیاں محلہ عالی نزد مدرسہ احیاء العلوم	۸۰۰۰/-	۱۶۰/-	"
۱۱	تعمیر سولنگ از مکان حنیف تا محمد معروف مسجد والی گلی	۶۰۰۰/-	۱۲۰/-	"
۱۲	تعمیر کرنے لوہے کا دروازہ برائے ٹیوب ویل واٹر ورکس	۱۰۰۰/-	۲۰/-	"
۱۳	تعمیر سولنگ و بھرتی مٹی از سرگودہا روڈ تا مکان ولی محمد وکیل	۲۳۵۰۰/-	۴۷۰/-	"
۱۴	تعمیر سلیب وغیرہ اڈہ جی ٹی ایس سرگودہا روڈ	۱۴۰۰/-	۲۸/-	"
۱۵	لگانے فلش سسٹم جنرل بس سٹینڈ سرگودہا روڈ	۸۷۰۰/-	۱۷۴/-	"
۱۶	لگانے سولنگ عقب جھنگ سٹینڈ جنرل بس سٹینڈ	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	"
۱۷	تعمیر پلیاں چھ عدد محلہ لاہوری گیٹ و چاہ نائیاں والی	۴۵۰۰/-	۹۰/-	"
۱۸	تعمیر مسجد اندرون حدود دفتر بلدیہ چنیوٹ	۳۹۰۰۰/-	۷۸۰/-	"

شرائط

(۱) وقت کا خاص خیال رکھا جاوے (۲) ٹنڈر کا سربمہر ہونا ضروری ہے۔ (۳) کٹنگ اوور رائٹنگ شدہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا (۴) زر بیعانہ (C.D.R) ٹنڈر کے ہمراہ شامل کیا جاوے (۵) ٹنڈر فارم بعوض -/۲ روپیہ (ناقابل واپسی) جمع کروا کر دفتری اوقات میں دفتر بلدیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں (۶) ٹنڈر اسی دن ٹھیکیداران حاضر آمدہ کی موجودگی میں کھولے جاویں گے (۷) آفیسر مجاز بلا وجہ بتائے تمام یا کوئی ایک ٹنڈر نامنظور کر سکتے ہیں (۸) ٹھیکیدار ٹیکنیکل منظوری کے مطابق کام کرنے کا پابند ہو گا۔

المشتہر

ایڈمنسٹریٹر بلدیہ چنیوٹ

I.P.L. 246

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی

خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ:

احمد اسٹیلیس رجسٹرڈ ۔ انس مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵